آخری منزل

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

ترجمہ: ان صبر کرنے والے لوگوں کو بشارت دیدو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

آخری منزل

اس میں بیمار پرسی کا ثواب، میت کو تلقین اور اس کے غسل و کفن کا ثواب و طریقہ اور نمازِ جنازہ کا طریقہ لکھا گیا ہے

مؤلف

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب رح سکھروی

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

فون نمبر: 5016664-5

طبع جدید : ——— ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ / فروری ۲۰۰۴ء
ناشر : ——— مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی
کمپوزنگ : ——— برہان انٹرپرائز، کورنگی کراچی
مطبع : ——— القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاسلام کورنگی کراچی
فون : 501664, 5016665

- ادارۃ المعارف — احاطہ دار العلوم کراچی
- مکتبۂ زکریا — بنوری ٹاؤن کراچی
- ایچ ایم سعید کمپنی — ادب منزل پاکستان چوک کراچی
- حافظ ربڑی ہاؤس — جیل روڈ حیدرآباد سندھ 0221-613759
- نعیم جنرل اسٹور — نشتر روڈ، سکھر 071-25368
- دربارِ شیریں — بہادرآباد چورنگی کراچی 4939556
- مکتبۃ النعمان — جامعہ نعمانیہ بڈھ بیر پشاور 091-230799

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی
اما بعد!

عرضِ حال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے رسول ہمارے ہادی ہمارے آقا ہیں اور ہم ان کے امتی اور غلام ہیں۔ زندگی کے ہر پہلو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرنا، آپؐ کے بتائے ہوئے راستے اور طریقے پر چلنا ہی ہم کو زیب دیتا ہے۔ اس لئے آخری منزل کے متعلق ان کی ہدایات پیشِ خدمت کر رہا ہوں۔ خدائے تعالیٰ کسی کو ان پر چلنے کی توفیق بخشے اور مجھے بھی ثواب مل جائے۔ وباللہ التوفیق

بیمار پرسی کرنا مستحب ہے

جب کوئی بیمار ہو جائے تو اس بیمار کی عیادت کو جس وقت

مناسب معلوم ہو چلے جانا چاہئے۔اس کا حال معلوم کریں، بیمار کو تسلی ہو جائے گی، آپ کو ثواب یعنی اس کا عوض اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے، زیادہ دیر بھی نہ بیٹھیں۔آپ کے لئے بھی آسانی سے جانے کا اور مریض کو بھی اپنے حال کے مطابق آرام لینے کا سبب ہو جائے گا۔ کوئی ایسے الفاظ نہ کہے جائیں کہ بیمار اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے یا بیماری سے صحتمند ہونے کا خیال نکل جائے بلکہ ایسے الفاظ کہیں کہ اسے خوشی ہو اور صحت کی امید ہو جائے، آپ سے اگر کسی قسم کی مدد ہو سکتی ہو تو اس کے حال کے مناسب اس کی مدد کریں۔حدیث شریف میں ہے افضل عیادت مریض کے پاس سے جلدی چلے آنا ہے۔(مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ کے عیادت کے الفاظ مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے تو مریض پر دستِ مبارک رکھ کر یہ فرماتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ (مشکوٰۃ)

''کوئی ایسی بات نہیں بیماری تو آتی جاتی رہتی ہے انشاء اللہ پاک و صاف ہو جاؤ گے۔'' (گناہوں سے پاک ہو جانا مراد ہے،آپ بھی اسی طرح کہا کریں۔

آپ اتباع میں اتنا تو کر سکتے ہیں

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریض کے پاس جا کر اس طرح عمل کرتے یا فرماتے تھے آپ بھی اسی طرح کریں، یہ بھی ایک بڑی اُس بیمار بھائی کی امداد ہوگی، اس میں کچھ خرچ بھی نہ ہوگا اور انشاء اللہ مریض کو فائدہ پہنچے گا، پھر ثواب کا ثواب ہے۔

مریض کے لئے جھاڑ پھونک

مسلم شریف میں روایت ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو مُعَوِّذَات پڑھ کر آپ اس پر دم کیا کرتے تھے۔'' (مشکوٰۃ)

مُعَوِّذَات قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ان دونوں سورتوں کو کہتے ہیں۔ پوری سورتیں پڑھ کر دم کریں۔

پھنسی، ورم اور زخم کے لئے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں:

''جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو پھوڑا پھنسی نکل آتی

یا زخم لگ جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت کی انگلی پر اپنا لب مبارک لگاتے پھر ریت پر اس کو رکھتے پھر جو مٹی انگلی کو لگ جاتی اسے اٹھا کر مریض پر پھیرتے یا ورم اور پھنسی کی جگہ انگلی پھیرتے جاتے اور زبان مبارک سے یہ کلمات پڑھتے جاتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

(بخاری و مسلم)''

ف۔ اگر مل سکے تو مدینہ منورہ کی مٹی یا جسے خاکِ شفاء بھی کہتے ہیں اپنی انگلی پر لگائیں، نہ ملے تو پھر جو مٹی پاک ہو اس پر رکھ لیں اور یہ عمل کریں۔

ہر قسم کے درد کے لئے

حدیث میں ہے:

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں تمہارے جسم میں درد ہو وہاں ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ اتنا کہو:

"بِسْمِ اللّٰہِ" پھر سات مرتبہ یوں کہو: "اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اُجِدُ وَاُحَاذِرُ" حضرت عثمانؓ کہتے ہیں میں نے اسی طرح کیا، میرا درد جتنا بھی تھا اللہ تعالیٰ نے سب دور فرمادیا۔" (مسلم)

آپ دنیا بھر کے تعویذ کرتے رہتے ہیں اور مارے مارے پھرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو کیا نہیں بتایا ہے، اچھا جو تعویذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اپنے نواسوں سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کے لئے فرمایا کرتے تھے وہ امت کو بھی بتلایا دیا مگر ہمارا عجیب حال ہے ایسا مستند تعویذ ہوتے ہوئے دوسری طرف نگاہ لے جاتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہی تعویذ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق علیہما السلام کے لئے کیا کرتے تھے۔ وہ تعویذ یہ ہے:

اُعِیْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَآمَّۃٍ (بخاری)

نظرِ بد سے حفاظت کے لئے لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیں یا دم کردیا کریں، پانی پر یا کسی چیز پر پھونک مار کر پلادیا کریں۔

بیمار کے پاس جا کر کون سی دعا پڑھنی چاہئے

مریض کے پاس جا کر سات مرتبہ یہ دعا کرے، اگر اس کی موت مقرر نہیں ہے تو انشاء اللہ شفا ہو ہی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

(ابوداؤد۔ ترمذی)

بیشک ڈاکٹر سے علاج کرانا مسنون تدبیر ہے، ضرور کریں۔ مگر یہ بھی تو بہت بڑی تدبیر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون شفیق ہو سکتا ہے، اعتقاد رکھیں اور یہ بھی کریں۔

عیادت کا ثواب

حدیث میں ہے:

حضرت ابو فاختہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے (صاحبزادے) امام حسین رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے چلے، جب اُن کے پاس پہنچے تو وہاں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پہلے سے موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا ابو موسیٰ! تم ان کی زیارت کے لئے آئے ہو یا عیادت کے

لئے؟ انہوں نے کہا عیادت کے لئے آیا ہوں، تب یہ کہا کہ میں نے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی صبح کے وقت بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو صبح سے شام تک ستر ہزار فرشتے اس جانے والے کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کرتا ہے تو تمام رات پھر صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس جانے والے کو جنت میں ایک باغ دیا جائے گا۔'' (ترمذی)

ایک حدیث میں یوں آیا ہے:

''جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باوضو ہو کر کسی بیمار کا حال دریافت کرنے کے لئے جائے تو اسے دوزخ سے ساٹھ سال کی مسافت کے برابر دور کر دیا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد)

ایک حدیث میں ایسا آیا ہے کہ:

''تین روز تک تو انتظار کیا جائے شاید صحتمند ہو جائے پھر بھی بیمار رہے تو اس کی عیادت کو چلا جائے'' (اور ایسا کرنا ادب کی بات اور مستحب ہے) (مشکوٰۃ) ضرورت مستثنیٰ ہے۔

علاج اور دوا کرنا

حسبِ حیثیت بیمار کا ڈاکٹری، طبی علاج کرانا بھی مسنون
ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاری ہیں اور ہر
بیماری کے لئے دوا بھی بنائی ہے سو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز
سے دوامت کرو۔" (ابوداؤد)

مریض کو پرہیز کرنا چاہیئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
"یہ (کھجور) تم مت کھاؤ، تم کو نقاہت ہے۔ اُمِ مُنذِر رضی
اللہ عنہا کہتی ہیں پھر ان کے لئے میں نے چقندر اور جو ملا کر
پکائے۔ آپؐ نے فرمایا اے علی! اس میں سے لو، یہ تمہارے
لئے موافق ہے۔" (احمد۔ ترمذی)

اس میں پرہیز کرنا اور پرہیزی کھانا کھانے کا صریح حکم
موجود ہے۔ اگر ہو سکے تو مریض سے دعا کی درخواست کرو۔ مریض کی
دعا ملائکہ کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔ (قزوینی)

موت کا وقت مقرر ہے

اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ

ترجمہ:

"بیشک اللہ کی مقرر کردہ اجل (موت) جب آجاتی ہے
تو پیچھے نہیں ہٹا کرتی۔" (قرآن)

جب کسی پر موت کے آثار طاری ہو جائیں تو محبت والے اس کے پاس بیٹھ کر کلمۂ طیبہ کی تلقین کریں۔ اسے دنیاوی خیالات سے فارغ کریں بلکہ اس کے پاس رحمت و مغفرت کی باتیں کریں اور حدیث بیان کر دیں تاکہ وہ سن لے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جس کا آخری کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تلقین کس طرح کی جائے

پاس بیٹھنے والے اتنی آواز سے کہ مریض سن لے، ایک آدمی کلمۂ طیبہ پڑھے پھر دوسرا پھر تیسرا مقصد یہ ہو کہ بغیر ہمارے کہے یہ خود ہی سن کر کلمہ پڑھ لے، جب وہ مریض کلمہ پڑھ لے تو خاموش ہو جائیں، وہ کوئی دنیاوی بات کرے تو پھر اسی ترکیب سے کلمہ پڑھوا

دیں۔ کوشش یہ ہو کہ اس کا آخری کلمہ اور بات جو زبان سے نکلے وہ کلمہ طیبہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اگر زبان بند ہو جائے اور مرنے والا زندہ ہو تو بھی اسی طرح کہیں کہ کلمہ دل سے پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔ تلقین کرنے کا یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث میں ہے:

"اپنے قریب الوفات لوگوں کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کیا کرو۔" (مسلم)

سورۂ یٰسین سنا دو

ابو داؤد میں حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب الموت آدمی کے پاس سورۂ یٰسین پڑھو۔ اگر موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آجائے تو ایمان پر وفات ہونے کی (ایک) علامت ہے۔ (ترمذی)

میت کے پاس کلمۂ خیر زبان سے نکالو، خاص وقت ہے، بد دعا کے کلمات کوئی نہ کہے کہ اس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں وہ آمین کہتے رہتے ہیں، مثلاً یوں کہیں اللہ تعالیٰ ہماری اور اس کی مغفرت کرے، اس کی آخری منزل کو فراخ اور منور کرے۔ (مسلم)

جب انتقال ہو جائے تو یہ کام کریں

جب وفات ہو جائے تو میت کی آنکھیں، منہ بند کر دو۔ دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کو ملا کر باندھ دو۔ دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں میں رکھ دو اور اس پر چادر ڈال دو۔ حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر یمنی چادر آپ پر ڈال دی گئی تھیں۔ (جمع الفوائد)

گھر والے اور جو موت کی خبر سنیں وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ملا لیں اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (از ترمذی) اب کفن و دفن کی تیاری کریں، میت کا گھر میں رہنا اب مناسب نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کی غرض سے تشریف لائے مگر (حالات دیکھ کر) فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلحہ چل بسے ہیں۔ اچھا تم لوگ مجھے خبر کر دینا اور ان کے لے چلنے کی جلدی تیاری کرو۔ کیونکہ مسلمان میت کا اس کے گھر والوں کے درمیان رہنا مناسب نہیں ہے۔" (ابوداؤد)

عورتوں کو میت کے اوصاف بیان کر کے آواز کے ساتھ رونے کو منع کردیں، بلا اختیار آواز اونچی ہونے یا آنسوؤں سے رونے کا کوئی ڈر نہیں ہے۔

خاموشی کے تین اوقات

تین اوقات ایسے ہیں ان میں چپ چاپ رہنا ہی مناسب ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

- اوّل جب قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو۔
- دوسرے جب جہاد کے میدان سے مسلمان بھاگنے لگیں۔
- تیسرے جنازے کے پاس۔ (کبیر)

اسی لئے جنازے کو قبرستان لے جاتے وقت یا اٹھاتے وقت بھی بلند آواز سے کوئی ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ بعض لوگ کلمۂ شہادت زور سے کہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگ بھی پڑھیں، یہ کہیں نہیں آیا ہے۔ البتہ خود ہی کوئی چپکے چپکے ذکر کرے تو منع نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کی اطلاع

نمازِ جنازہ کے لئے لوگوں کو اطلاع کردی جائے کیونکہ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا تھا کہ مجھے اطلاع کردینا جیسا کہ اوپر گزرا، قبر بنانے کے لئے آدمی بھیج دیئے جائیں، جو شخص مسلمان بھائی کے لئے قبر کھودتا ہے یا پیسے دے کر کھدواتا ہے اسے بہت ثواب ہوتا ہے۔

قبر کھودنے کا ثواب

حدیث شریف میں ہے ”جس نے کسی مسلمان کے لئے قبر بنائی اور میت کو قبر میں رکھا تو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کسی کو مکان بنا کر قیامت تک کے لئے دیدیا ہو اور یہ ثواب قیامت تک جاری رہتا ہے۔“ (طبرانی)

کفن دینے کا ثواب

حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص کسی کو کفن دیدے تو اس دینے والے کو جنت میں سُنْدُس اور اِستَبرَق کا ریشمی لباس پہننے کو ملے گا۔“ (طبرانی) لاوارث کو کفن دینے کا اور زیادہ ثواب ہے۔

کفن کی مقدار

حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سفید کپڑے میں کفن دو۔'' (مشکوٰۃ) اور یہ بھی فرمایا کہ ''بہت قیمتی کفن نہ دو، آخر جلد ہی یہ سلب کر لیا جائے گا۔'' (ابوداؤد)

میت کے مال میں سے دینا ہو تو اس کی زندگی کے لباس کی حیثیت کا بڑھیا یا گھٹیا دو۔ اگر دوسرا کوئی رشتہ دار اپنی طرف سے دیدے تو یہ بھی جائز ہے اور ثواب ملے گا۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن کے سفید تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ ان میں سلا ہوا کرتا یا عمامہ نہیں تھا۔ (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کی وفات پر اپنا تہبند دیا اور فرمایا کہ نہلا کر اس تہبند پر اس کے سر کے بال رکھ دینا گویا سینہ بند۔ اسے ہم لوگ چھاتی بند کہتے ہیں اور ایک اوڑھنی بھی دی جاتی ہے جسے سر بند کہتے ہیں۔

کفن کے کپڑے

- مرد کے لئے تین کپڑے مسنون ہیں۔ لفافہ، ازار اور کفنی۔

- عورت کے لئے پانچ کپڑے مسنون ہیں۔ تین یہی مرد والے ایک سر بند اور ایک چھاتی بند۔ اس سے زائد دینا خلاف سنت ہے۔
- جب بچی اتنی بڑی ہو جائے کہ اوڑھنی اوڑھ کر باہر جائے تو اسے بھی پانچ کپڑے دیں۔
- لڑکے کے لئے وہی تین کپڑے ہوں گے چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ البتہ جو ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا ہو تو اسے غسل دے کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔
- اگر کچا بچہ ہے، اس کی آنکھ منہ نہیں بنے ہیں تو بغیر غسل دیئے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو۔

کفن بنانے کا طریقہ جبکہ مرد ہو

آدمی کا قد سوا دو گز سے زائد نہیں ہوتا۔ اس لئے ایک گز عرض کا لٹھ ہو تو سوا دو گز کی تین چادریں پھاڑ لیں۔ اس کے بعد کوئی سی ایک چادر کے عرض میں سے پھاڑ کر لمبے دو ٹکڑے کر لیں۔ یہ آدھ آدھ گز عرض کے ہو گئے ان کو باقی دو چادروں کی لمبائی میں جوڑ دیں۔ اس طرح سے دو چادریں ڈیڑھ پاٹ کی چوڑی ہو گئیں۔ مردہ آرام سے لیٹا جا سکے گا۔ اس کے بعد تین گز لٹھ لے کر اس کے درمیان گلہ بنا دو۔

ڈیڑھ گزاوپر ڈیڑھ گز نیچے ہوگیا۔ یہ کفنی ہے۔ بس یہی کفن ہے۔

نہلانے کے لئے سوا سوا گز کے دو تہبند پھاڑلو۔ کُل کپڑا یہ ہوا (پونے سات گز کی دو چادریں باہر کی چادر اور ازار ہوئے۔ تین گز کی کفنی ہوئی اور ڈھائی گز کے دو تہبند ہوئے۔ یہ کُل سوا بارہ گز ہوا۔ پون گز میں تھیلی اور بندش کی کترنیں نکال لو۔ اس طرح مرد کے لئے تیرہ گز کپڑا کافی ہے۔ اگر قد بڑا ہے تو ایک کفنی کی چادر ڈھائی گز لمبی لے لو۔ یا یوں کرو کہ سر سے پیر تک قد ناپ کر اس سے چادر چھ گرہ بڑی لے لو۔ غرض تین کپڑے ہوں گے۔

عورت کا کفن

تین کپڑے تو یہی مرد والے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک چھاتی بند، چھاتیوں سے لے کر رانوں تک۔ اندازاً ڈیڑھ گز لمبی کافی ہوگی۔ دوسرے اتنی ہی لمبی اوڑھنی لے لو تو اس طرح عورت کے لئے ۱۶ گز کپڑا کافی ہے۔

بچے کا کفن

بچے کا قد سر سے پاؤں تک ناپ لیں۔ اس سے قدرے بڑا

تا کہ بندش میں آ جائے۔ دو چادریں پھاڑ لیں پھر سر سے گھٹنوں کے
نیچے تک کی لمبائی لے کر اس سے دگنا کر کے کفنی بنا لیں۔ بچی کے لئے
اسی انداز سے سر بند اور سینہ بند اور لے لیں اور میت کو غسل دیں۔ بہتر
یہ ہے کہ عزیز و اقارب میں سے کوئی غسل دے۔ مجبوری ہو تو کسی کو
بلا لیں۔

میت کو غسل دینے کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص میت کو
غسل دے اور بالفرض میت کی کوئی بری حالت ظاہر ہو تو کسی سے ذکر
نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نہلانے والے کے چالیس گناہ کبیرہ ایسے (جو بغیر
توبہ کئے اور قبول ہوئے معاف نہیں ہوتے) اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے
ہیں۔'' (طبرانی)

ایک حدیث میں یہ مضمون ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نہلانے والے کو
چالیس مرتبہ معاف کریں گے۔'' (طبرانی)

ایک حدیث میں ہے کہ ''نہلانے والا گناہ (صغیرہ) سے ایسا
پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔''
(احمد۔ طبرانی)

غسلِ میت کا طریقہ

بہتر یہ ہے کہ تختے کو اس طرح بچھائے کہ نہلاتے وقت میت کا سر قبلہ رو رہے ورنہ جیسے آسانی معلوم ہوتی ہو تختہ رکھ لیا جائے۔ اوّل اس تختے کو تین بار پاک کریں۔ پھر لوبان یا اگربتی کی طاق مرتبہ دھونی دے دیں۔ پھر میت کو تختے پر لٹا کر اس کے کپڑے وغیرہ سب اتار لیں، ایک تہبند ناف سے گھٹنوں تک ڈال دیا جائے، بیری کے پتے ڈال کر جوش دیا ہو اور نیم گرم پانی سے غسل دیا جائے۔ (جمع الفوائد)

پھر ہاتھ میں دستانے پہن کر میت کا بڑا استنجا کریں۔ پہلے طاق عدد ڈھیلوں سے پھر پانی سے کرادیا جائے۔ (ڈھیلے نہ ہوں تو ٹشو پیپر بھی کافی ہے) پھر دستانے اتار کر ہاتھ پاک کر کے میت کے منہ، ناک اور کانوں میں روئی لگا کر اسے وضو کرایا جائے۔ (ستہ) کلی اور ناک میں پانی نہ دیں، بلکہ روئی تر کر کے طاق مرتبہ پھیر دی جائے

(طاق کہتے ہیں تین، پانچ، سات اس طرح کے اعداد کو)

وضو کرا کر سر اور ڈاڑھی سینے پر صابن مل دیں پھر اس کی دائیں کروٹ اوپر کریں اور بائیں نیچے کریں پھر سر سے پاؤں تک صابن لگادیں اور لوٹے میں پانی لے کر سر کی طرف دھونا شروع

کریں۔ پانی اتنا ڈالتے جائیں کہ صابن دھل جائے۔ اس طرح کرتے کرتے پاؤں تک پہنچیں۔ یہ ایک بار ہوا۔ (صابن ایک بار لگانا کافی ہے)

دوبارہ پھر سے سر سے پاؤں تک پانی بہائیں۔ اسی طرح تیسری مرتبہ بھی کریں اور جب ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ آئے تو اس تہبند کے اوپر صابن لگا کر اوپر سے مل دیں یا دستانے پہن کر پھر اندر سے ہاتھ لگائیں اور ملیں۔ یہ ایک کروٹ ہوئی، اب دوسری کروٹ بدلیں یعنی بائیں کروٹ اوپر کرو اور دائیں کروٹ نیچے کریں۔ اور ادھر بھی صابن لگا کر اسی طرح پانی تین مرتبہ سر سے پاؤں تک ڈالیں جس طرح دائیں کروٹ پر کیا تھا۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ پھر دائیں کروٹ اوپر کریں اور ایک لوٹے میں تھوڑا سا کافور نتھرا ہوا پانی ملا کر سر سے پاؤں تک بہا دیں۔ بس اس طرح سے تین کروٹ ہوئیں اور سات مرتبہ پانی بہایا گیا۔ اس طرح یہ طاق مرتبہ ہو گیا۔

حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کو جب عورتیں غسل دے رہی تھیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو تین یا پانچ مرتبہ پانی بہانا اور آخر میں کافور ملا لینا۔ (مشکوٰۃ)

اس کے بعد میت کو آدھا بٹھا کر سہارا دے دیں اور اس کے

پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں، اگر پاخانہ نہ نکلے تو ٹھیک ہے ورنہ دستانے لے کر استنجے کی جگہ دھو ڈالیں۔ غسل کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ صرف تین مرتبہ پاک کر دینا کافی ہے۔ اس کے بعد بدن کو صاف کریں۔ سوکھا تہبند ڈالیں، گیلا نکال لیں اور کفن کو سات مرتبہ دھونی دے کر چارپائی پر پھیلائیں اور میت کو اس پر لٹا دیں۔

اوّل کفنی کو سات مرتبہ دھونی دے کر کافور سات اعضاء پر لگائیں جن پر آدمی سجدہ کرتا ہے یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ کی ہتھیلی، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں، اس کے سر اور ڈاڑھی میں عطر لگا دیں۔ اب بائیں طرف سے لفافہ کو لپیٹیں پھر دائیں جانب سے لپیٹ دیں۔ اسی طرح ازار دوسری چادر پہلے بائیں طرف سے لپیٹیں پھر دائیں جانب سے تاکہ دائیں جانب اوپر رہے۔ اس کے بعد گرہ باندھ دیں تاکہ چلنے میں کفن نہ کھلے۔ عورت کے سربند کو سر پر سینے تک رکھ دیں اور سینہ بند کفنی کے اوپر بالوں کے دو حصے کر کے دونوں جانب سے لا کر سینے پر رکھ دیں اور کفن باندھ دیں۔ اب غسل دینے والے کے اوپر میت کی ناپاک چھینٹیں پڑ گئی ہیں یا میت کو جنابت تھی تو غسل دینے والا خود بھی غسل کرلے ورنہ وضو کافی ہے، وضو کرلے۔

(جمع الفوائد)

لے چلنے کی تیاری

غسل وکفن سے فارغ ہونے کے بعد نمازِ جنازہ کے لئے تیاری کریں اور میت کو چار آدمی کندھوں پر اٹھا کر لے چلیں۔ میت کو اٹھانے سے پہلے دودھ بخشوانے کا مسئلہ یونہی مشہور ہوگیا ہے، یہ شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ اسی طرح بیوی سے مہر معاف کراتے ہیں تب جنازہ اٹھاتے ہیں، یہ بھی درست نہیں ہے اس سے بچنا چاہئے، اس وقت بیوی رنج وغم میں ہوتی ہے پھر کہنے والوں کا دباؤ ہوتا ہے، اس طرح مہر معاف نہیں ہوتا، وہ تو دل کی رضا اور خوشی سے معاف ہوا کرتا ہے۔
جب ورثہ تقسیم ہو اس وقت پوچھ لینا۔ اب میت کو چلنے دو۔
مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے:

"جب لوگ اسے گردن پر اٹھا لیتے ہیں، اگر مردہ نیک آدمی ہوتا ہے تو وہ یہی کہتا ہے قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ مجھے آگے لے کر چلو، جلدی لے کر چلو۔ اور اگر کہیں ایسا نہ ہوا تو وہ یہی کہتا ہے ہائے افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو سوائے انسان وجن کے سب اس کی یہ آواز سنتے ہیں، اگر کوئی آدمی اس کی آواز سن لے تو بیہوش ہو جائے۔" (بخاری ومسلم)

ایک حدیث میں ہے:

''جنازے کو جلدی لے کر چلو اگر نیک ہے تو خیر کی طرف اسے آگے کر دو اور اگر ایسا نہیں ہے تو شرک کو اپنی گردنوں سے اتارو۔'' (صحاستہ)

یہاں تو لے چلنے میں بھی دیر کرنے کا حکم نہیں ہے، کسی آنے والے کے انتظار میں جنازہ روکنا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

نمازِ جنازہ پڑھنے کا ثواب

''مسلمان کا مسلمان پر ایک حق یہ ہے کہ جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلے۔'' (مسلم۔ترمذی)

ایک حدیث میں ہے۔

''اس حاضری سے تم کو اپنی آخرت یاد آئے گی۔'' (احمد)

ایک حدیث میں ہے:

''جو شخص جنازے میں حاضر ہوا اور نمازِ جنازہ پڑھی (واپس ہوگیا) اسے ایک قیراط کا ثواب ہوتا ہے اور جو شخص نماز کے بعد دفن میں بھی شامل رہا، اُسے دو قیراط کا ثواب ہوتا ہے اور فرمایا دو قیراط دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر ہوتا ہے۔'' (بخاری)

ایک روایت میں ہے:

”ایک قیراط جبل اُحد کے برابر ہوتا ہے۔“ (بخاری)

اس لئے:

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے تصدیق کی تو افسوس کیا کہ ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے (یعنی اگر نمازِ جنازہ میں خوب حاضر ہوا کرتے تو کتنے قیراط حاصل کر لیتے۔“ (جمع الفوائد)

ایک حدیث میں ہے:

”سب سے پہلا بدلہ جو اس میت کو بطورِ اکرام ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے کے پیچھے چلنے والوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“ (بزّار)

اس لئے زیادہ سے زیادہ لوگ جنازے میں حاضر ہوں شاید اسی بہانے ہماری مغفرت ہو جائے اور اس بھائی کا بھلا ہو جائے۔

نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد

نمازِ جنازہ پڑھنے والے دراصل میت کے لئے مغفرت کی

سفارش اور دعا کیا کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

"کسی مسلمان کی میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز ادا کرے جس کی تعداد سو ہو جائے وہ سب اس کے لئے شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت میت کے حق میں قبول کر لیتے ہیں" یعنی بخش دیتے ہیں۔ (ترمذی)

ایک روایت میں ہے:

"کوئی مسلمان مر جائے اور اس کے جنازے پر چالیس آدمی (نماز کے لئے) کھڑے ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول کر لیتا ہے۔" (مسلم۔ ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے:

"آدمی کم ہوں تو تین صف کر لیا کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس پر تین صفیں ہو جائیں اس کے لئے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

ف اگر سات آدمی ہوں تب بھی ایک امام ہو جائے اور دو دو آدمی تین صف کر کے کھڑے ہوں۔

نمازِ جنازہ کی نیت

امام اس طرح نیت کرے:

''دعا اس میت کے لئے کرتا ہوں اور نماز اللہ تعالیٰ کے پڑھتا ہوں، اللہ اکبر اور مقتدی مذکورہ نیت میں ''پیچھے اس امام کے'' اور ملالیں۔

نمازِ جنازہ کے فرض

نیت کرنا اور چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا فرض ہے۔ (مشکوٰۃ)

تکبیروں کے درمیان جو کچھ بھی پڑھا جاتا ہے ان سب کا پڑھنا سنت ہے، لہٰذا کوئی نیت کر کے صرف چار مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دے تو نمازِ جنازہ ہو جائے گی، صرف یہ سنت چھوڑ گیا۔ اور سنت کے چھوٹ جانے سے نماز ہو جاتی ہے، اگرچہ خلافِ سنت ہوئی مگر نماز ہوگئی۔ باقی کپڑوں کا پاک ہونا، بدن کا پاک ہونا، جائے نماز کا پاک ہونا، سترِ عورت، استقبالِ قبلہ، یہ تو جنازے اور غیر جنازے سب کے لئے شرطیں اور ضروری ہیں۔ اس لئے ناپاک جوتے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ادا نہ ہوگی۔ (ہاں پاک جوتوں میں نمازِ جنازہ ہو جائے گی)

نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ

امام کے ساتھ نیت کر کے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں اور دونوں ہاتھ باندھ لیں پھر ثناء پڑھیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَائُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر امام کے ساتھ دوسری تکبیر یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں اور نماز میں جو دونوں درود شریف پڑھتے ہیں وہی پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر امام کے ساتھ تیسری بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہہ کر:

بالغ مرد و عورت کی میت کیلئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو دعا کی نیت سے سورۂ فاتحہ پڑھ لے پھر امام کی چوتھی مرتبہ تکبیر کے ساتھ ساتھ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہیں پھر امام کے ساتھ سلام پھیر دیں۔

نابالغ لڑکے کی میت کیلئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

نابالغ لڑکی کی میت کیلئے یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

یہ یاد نہ ہو تو:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پڑھ لیں یا دعا کی نیت سے سورۂ فاتحہ ہی پڑھ لیں، اس سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا بہت خلوص اور دل سے مانگیں۔ (جمع الفوائد)

نمازِ جنازہ دراصل میت کے لئے دعا ہی کرنا ہے اور میت کے لئے دعا کرنا کا یہی طریقہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم کو سکھایا ہے۔ لہٰذا جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہے بس یہی

طریقہ مسنون ہے۔ سلام پھیر لینے کے بعد پھر دعا کرنا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں اور نہ نمازِ جنازہ کے بعد ایصالِ ثواب کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔ اس لئے نمازِ جنازہ میں دعائے میت مسنون طریقے سے ہو چکی ہے، لہٰذا وہ کافی ووافی ہے۔ نماز ختم ہوتے ہی اسے اٹھا کر لے چلیں، دیر کرنا، اسے ٹھہرائے رکھنا ٹھیک نہیں ہے، حتیٰ کہ جب لے کر چلیں تب بھی قدرے تیز چال سے چلیں تاکہ جلدی اپنی جگہ پہنچ جائے اور سب لوگ میت کے پیچھے پیچھے چلیں۔ (مشکوٰۃ) (بہت تیز نہ چلنا چاہئے)

نمازِ جنازہ میں شامل ہونے کا طریقہ

- نمازِ جنازہ کے دوران تکبیریں بغیر سر ہلائے کہنی چاہئیں۔ یہ غلطی عام طور پر پائی جاتی ہے جس سے بچنا چاہئے۔
- اگر کوئی شخص نمازِ جنازہ میں ایسے وقت پہنچے کہ کچھ تکبیریں ہو چکی ہیں تو اس کو چاہئے کہ آتے ہی فوراً نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو یہ بھی اس کے ساتھ تکبیر کہے پھر جب امام چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی باقی ماندہ تکبیریں کہہ کر بغیر کچھ پڑھے سلام پھیر دے۔ (فتاویٰ دار العلوم مکمل ومدلل)

کندھا دینے کا طریقہ

کندھا دینے والا سب سے پہلے اپنے دائیں کندھے پر میت کی چارپائی کا اگلا پایا رکھے پھر دائیں کندھے پر ہی پچھلا پایا رکھے اس کے بعد کندھا دینے والا اپنے بائیں کندھے پر میت کی چارپائی کا دوسرا اگلا پایا کندھے پر رکھے پھر اپنے کندھے پر چارپائی کا پچھلا پایا رکھے۔

کندھا دینے کے آداب

بہتر یہ ہے ہر چار پایوں پر دس دس قدم چلے تاکہ چاروں طرف ملا کر چالیس قدم ہو جائے۔ ضرورت مستثنیٰ ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر اس ترکیب سے تین مرتبہ کندھا دیا جائے تو میت کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ (ترمذی وجمع الفوائد)

یہ ادب کی باتیں ہیں اگر زیادہ آدمی ہوں یا کم ہوں تو جس طرح سہولت ہو کریں مگر کسی کو ایذا نہ پہنچے، کسی کو کہنی لگی، کسی کا پاؤں کچلا اس سے تو خانہ کعبہ کے سنگِ اسود کو بوسہ دیتے وقت بھی منع کیا جاتا ہے کہ کسی کو ایذا ہو تو بوسہ نہ دے، لہٰذا اس جگہ بھی دوسرے کو ایذا پہنچنے کا خیال رکھیں کہ ایذاءِ مسلم حرام ہے۔

تین اہم مسائل

- جنازہ قدرے تیز قدم لے جانا مسنون ہے مگر اس قدر تیز نہیں کہ میت ہلنے لگے۔ (بحر)
- جنازہ کے پیچھے چلنا مستحب ہے، اگر کچھ آدمی آگے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں، جائز ہے۔ (دُر)
- راستے میں کلمہ شہادت بلند آواز سے پکارنے کا جو رواج ہے یہ جائز نہیں، اسی طرح کوئی اور دعا یا ذکر بلند آواز سے کرنا مکروہ ہے۔

میت کی بھلائیاں بیان کرو

عموماً عادت ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد مرنے والے کی برائی یا بھلائی کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ سو اس میں کوئی برائی تھی تب بھی مرنے کے بعد کسی سے نہ کہو بلکہ ہر ایک کے اندر کوئی نہ کوئی بھلی بات ضرور ہوتی ہے وہ بیان کرو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ:

> "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مرنے والوں کے محاسن بیان کیا کرو، ان کی برائیوں سے رک جاؤ۔" (ابوداؤد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے چار آدمی خیر کی شہات دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیگا۔

ہم نے عرض کیا: "تین؟" فرمایا: "تین کا بھی یہی حکم ہے۔" ہم نے عرض کیا دو؟ فرمایا: "دو ہی کافی ہیں" پھر ہم نے ایک کے متعلق دریافت نہیں کیا۔ (بخاری)

مسلمان بمنزلہ شاہد و گواہ کے ہیں تم دو کے خیر کی گواہی دینے سے وہ جنتی ہو جائے گا۔ برائی کرنے سے اب کوئی فائدہ بھی نہیں۔

"ایک حدیث میں ہے کوئی مسلمان مرجائے اور اس کے پڑوس میں سے تین گھروں کے لوگ جو زیادہ قریب رہتے ہوں خیر اور بھلا ہونے کی شہادت دیدیں (یعنی موت کے بعد ذکر کریں) تو اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے بندوں کی شہادت اس کے حق میں قبول کرلی اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس سب کو بخش دیا۔" (احمد)

جب قبرستان پہنچو تو سلام کرو

یعنی قبرستان پہنچ کر اس طرح کہو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:

"سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری

مغفرت فرمائے، تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے
پیچھے آرہے ہیں۔"

مسئلہ

جنازے کے ساتھ بلند آواز سے کوئی ذکر کرنا بدعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ (شرح نقایہ) قبرستان میں پہنچ کر پہلے جنازہ کندھوں سے اتار کر رکھ دیں۔ اس کے بعد جو بیٹھنا چاہے بیٹھ سکتا ہے۔ (شرح نقایہ)

قبر کیسی ہو؟

- اگر زمین سخت ہو تو لحد یعنی بغلی والی قبر بنائیں۔ اگر زمین نرم ہو تو شق یعنی سیدھی قبر بنالیں، دونوں جائز ہیں۔ (ابن ماجہ)
- عورت کو جب قبر میں اتارنے لگیں تو پردہ کرلیں یا لوگ اپنی پیٹھ پھیرلیں۔ (کنز)

ابن عمرؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور قبلہ کی طرف میت کو رکھیں پھر قبر میں اتاریں۔ (ابن ماجہ) اتارنے والے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پڑھیں۔ (ابن ماجہ)

- میت کا چہرہ اور سینہ دونوں کروٹ دے کر رو بہ قبلہ کر دیں۔

(ابوداؤد) (صرف چہرہ قبلہ کی طرف کرنا کافی نہیں، پوری کروٹ قبلہ کی طرف کرنی چاہئے، اکثر لوگ اس سے غافل ہیں)

- عورت ہو یا مرد ہو اس کے کفن کی تینوں گرہ کھول دیں، وہ تو صرف لے چلنے میں کفن کھلنے کے خوف سے باندھی جاتی ہیں۔ (شرح نقایہ)
- قبر کے اندر گلاب چھڑکنا کہیں ثابت نہیں ہے نہ فقہ میں لکھا ہے۔ اسی طرح چہرہ دکھائی کا گورستان میں یا قبر میں اتارنے کے بعد رواج ہو گیا ہے۔ (اسے ترک کر دینا چاہئے)

مٹی دو!

قبر کے پاٹ لینے کے بعد سب لوگ اس کو مٹی دیں، ہر ایک آدمی تین بار مٹی ڈالے، پہلی بار مٹی ڈالتے وقت یہ پڑھے "مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ" دوسری بار "وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ" تیسری بار "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ" اس کے بعد اس کی قبر میں سے نکلی ہوئی مٹی ڈال کر اسے کوہان کی طرح سے بالکل ڈھلوان گول بنا دیں اور ایک بالشت زمین سے اوپر کر دیں۔ (مشکوٰۃ) اس پر سرہانے سے لے کر پیچھے تک پانی چھڑک دیں۔ (مشکوٰۃ)

قبر کو پختہ بنانا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت ہے۔ (شامیہ)

دعا کرو!

قبر تیار ہو جانے کے بعد ایک آدمی قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کا اوّل رکوع (الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک پڑھے) دوسرا آدمی دوسری جانب سورۂ بقرہ کا آخری رکوع (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے سورت کے ختم تک) پڑھ دیں۔ بقیہ آدمی میت کے لئے استغفار کریں اور ثابت قدمی کے لئے دعا کریں کیونکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ اور وَاسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ (مشکوٰۃ)

سب کا رخ قبلہ کی طرف ہو تو ہاتھ اٹھا کر اور اگر قبر کی طرف ہو تو بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کریں اور دعا میں اس طرح کہیں ''الہٰ العالمین! اس صاحب قبر کی اور ہماری مغفرت فرما اور اسے منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھنا۔ تھوڑی دیر میں دعائیں کر کے اپنے ضروری کاموں کے لئے چلے آجائیں۔ آپ کو دو قیراط کا ثواب حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ اور باتیں جو بطور رسم کے پابندی کے ساتھ کی جاتی ہیں سب قابلِ ترک ہیں کیونکہ ان کو اس قدر پابندی کے ساتھ کرنے کا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

تعزیت اور کھانا کھلانا

تین روز کے اندر میت والوں کو صبر دلانا مستحب ہے، جب

موقع مناسب دیکھیں ان کو صبر دلا آئیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

''جو مصیبت زدہ کو صبر دلائے گا اسے جنت کے دو حُلّے یعنی جوڑے قیامت کے دن پہنائے جائیں گے۔'' (جمع الفوائد)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ:

''حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آلِ جعفر (اولاد جعفر) کے لئے کھانا پکاؤ کیونکہ ان کو اس سے روک دینے والی حالت پیش آئی ہے۔''

اس لئے مستحب ہے کہ اقرباء، پڑوسی اتنا کھانا پکا کر میت والوں کے ہاں بھیج دیں کہ ان کو کافی ہو جائے۔ ایک دو آدمی جا کر انہیں کھانا کھلا دیں۔ ایک وقت، دو وقت، چار وقت کھانا کھلا دیں، جیسا غم دیکھیں۔ الغرض تین دن غم کے اظہار کے لئے ہیں، ان ایام میں حسبِ ضرورت دوسرے آدمی کھانا کھلا دیں، باقی دعوت کی شکل اختیار نہ کریں کہ جن کے گھر کھانا پکے گا انہیں بھی بلا بلا کر کھانا کھلایا جائے، جب اپنے گھر کھانا پک رہا ہے تو خود گھر کھالیں، جن کے یہاں کھانا نہیں پک رہا ہے ان کو کھلانا ہے، جب وہ خود ہی میت والے کھانا پکالیں بھیجنا موقوف کر دیں، فتح القدیر میں لکھا ہے کہ دعوت خوشی کے وقت ہوتی ہے، رنج و غم کے وقت تو شریعت میں دعوت نہ کرانا

مشروع ہی نہیں ہے نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور کسی کو مدعو کرنا، بلا کر کھلانا یہی دعوت ہے، دو ہوں، چار ہوں، زیادہ ہوں، ہاں بر وقت جو وہاں موجود ہوں بیشک شریک ہو جائیں۔

دعا اور ایصالِ ثواب

ہمیشہ میت کے لئے مغفرت کی دعا کیا کریں اور بلا تعیّنِ وقت کے جب خدائے تعالیٰ توفیق دیں خلوص کے ساتھ کوئی مستحب نیک عمل کریں اور اس کا ثواب اموات کی ارواح کو پہنچا دیا کریں۔ ایصالِ ثواب کا مطلب یہ ہے کہ "اپنا ثواب جو کسی عمل کا ملا ہے، دوسرے کو دیدینا۔" عمل میں ریاء و نمود، دکھاوا ہو یا رسم کی پابندی کی خاطر کیا ہو تو خود کو ثواب نہیں ملے گا تو دوسروں کو کیسے پہنچے گا؟ اس لئے پوشیدہ عبادت کر کے چاہے طعام ہو، قرأت ہو یا اور کوئی مستحب عبادت ہو، جب آسانی اور خلوص سے ہو جائے اس کا ثواب میت کو پہنچا دیا کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

توبہ و استغفار

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
(نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی)

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی
(نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی)

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی

آخری منزل

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی